خطبات

دارلامہ

خصوصی خطاب

بیان ۳

اللہ کی غیبی مدد

DA HUL UMMAH

مصنف

محترم ریحان صاحب

دارلامہ

بیان ۳

خصوصی بیان - محترم ریحان صاحب

موضوع - اللہ پاک کی غیبی مدد

مسجد - مسجد بلال بنہ گامہ

وقت - بعد مغرب

DA RUL UMMAH

اس کتاب کے اندر اصلاحی بیان اور خصوصی خطاب لکھے گئے ہیں
تمام لوگوں سے گزارش ہے کہ جب بھی اس کتاب کو پڑھے تو عمل کی نیت سے پڑھے
اور اس کتاب کو آگے شیئر کرکے اپنے لیے آخرت میں اجر عظیم رکھے
ان خصوصی خطابوں کو اپنی طرف منسوب کرنے کی اجازت نہیں ہے
اور نہ اس کتاب کو ایڈیٹنگ کرنے کی اجازت ہے

إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ

ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں

خطبات

دارلامہ

بیان ۳

DA PUL UMMAH

الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره ونؤمن به ونتوكل عليه
ونعوذ بالله من شرور انفسنا ومن سيئات اعمالنا من يهده الله
فلا مضلله ومن يضلل فلا هادی له ونشهد ان لا اله الا الله وحده
لا شريک له ونشهد ان سيدنا ومولٰنا محمدا عبده ورسوله
فاعوذ بالله من الشيطٰن الرجيم
بسم الله الرحمن الرحيم

فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِيْ
شِقَاقٍ ۚ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

میرے محترم بزرگوں اور دوستوں
دنیا کے اندر زندگی بسر کرنے کے دو راستے ہیں ، ایک راستہ اللہ کی مرضی والا اور یہ جو ہے ایمان اور اعمال والا راستہ ہے ، اور دوسرا راستہ ہے انسان کی اپنی مرضی والا ، خود غرضی والا ، جی چاہی والا ، من مانی والا ، اور یہ راستہ چیزوں والا راستہ اور خواہشات والا راستہ ہے، جس میں اللہ کی مرضی کو چھوڑ کر آدمی اپنی مرضی پہ چلتا ہے ، یہ دو راستے ہیں
اور میرے بھائیوں اس کے اندر سیدھا راستہ ، کامیابی تک پہنچانے والا راستہ ، پوری دنیا میں امن و امان لانے والا راستہ ، پوری دنیا میں چین لانے والا راستہ ، آسمانوں سے برکتیں اتروانے والا راستہ ، رحمتوں کو اتروانے والا راستہ ، زمینوں سے بھی برکتیں نکلوانے والا راستہ ، اور آپس کے اندر محبت پیدا کرانے والا راستہ ، اور مرنے کے بعد قبر میں سہولتیں پہنچانے والا راستہ ، اور ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جنت میں داخل کروانے کا راستہ ، یہ وہ راستہ ہے جو اللہ کی مرضی والا راستہ ہے ، جس پر چل کر اللہ راضی ہو جائے گے
اور میرے محترم بزرگوں اور دوستوں
دوسرا راستہ ، انسان کی اپنی مرضی والا راستہ ، اور جی چاہے والا راستہ ہے جس کے اندر انسان کا ذہن صرف چیزوں کو حاصل کرنا اور اپنی ہر ایک خواہشات کو پورا کرنا ، یہ راستہ شروع میں ظاہر کے اندر بہت اچھا راستہ معلوم ہوتا ہے ، لیکن انجام کے اندر اس راستے پر دنیا کے اندر بھی پریشانیاں ہیں اور آپس میں عداوتیں ہیں ، دنیا کے اندر دل جو ہے وہ تنگ ہو جاتا ہے ، بے سکون ہوتا ہے، برکتیں اٹھ جاتی ہے، اپس میں لڑائیاں ہو جاتی ہے اور ہر ایک کی جان مال اور آبرو خطرے میں پڑ جاتی ہے ، چاہے پھر وہ حاکم ہو چاہے وہ محکوم ہو ، چاہے وہ تعلیم یافتہ ہو ، چاہے وہ ملازم ہو چاہے وہ دکاندار ہو چاہے جس طبقے سے بھی ہو سب پریشان ہو جاتے ہیں ، اور مرنے کے بعد قبر کی زندگی بگڑ جاتی ہے ، اور پھر قیامت کے دن اور زیادہ پریشانی آجاتی ہے

DA RUL UMMAH

اور پھر یہ راستہ انسان کو اللہ تعالی کے جیل خانے میں قید کرتا ہے ، اور وہ قید خانا جو ہے وہ جہنم کا ہے ، جس کے اندر راحت اور آرام کا کوئی سامان نہیں

اور میرے بھائیوں

جہنم کے اندر تکلیف پریشانی اور خالی ذلت ہے ، اور جہنم کے اندر بھوک ہے لیکن اس بھوک کو دور کرنے والا کھانا نہیں ہے ، اور جنت کے اندر کھانا ہے اس کی ختم کرنے والی بھوک نہیں ، دنیا کے اندر کھانا بھی ہے اور دنیا کے اندر بھوک بھی ہیں اور دنیا کا نظام ہے ختم ہونے کا ، اور آخرت کا نظام ہے باقی رہنے کا ، وہاں ایک بات ہوگی دو باتیں نہیں ، یا تو راحت ہوگی یا تو تکلیف ہوگی ، اور دنیا کے اندر دونوں باتیں ہیں بھوک بھی ہے پیاس بھی ہے، راحت بھی ہے تکلیف بھی ہے

میرے بزرگوں اور دوستوں

پیاس آگئی تو مٹکے کا پانی ختم کیا اور مٹکوں کے پانی نے پیاس کو ختم کیا ،

ہاں میرے بزرگوں اور دوستوں دن کا اجالا آیا تو اندھیرا ختم اور رات کا اندھیرا آیا تو دن کا اجالا ختم ، گرمی کا موسم آیا سردی ختم اور سردی کا موسم آیا تو گرمی ختم ، تکلیف آئی تو راحت ختم راحت آئی تو تکلیف ختم ، تو دنیا کے اندر میرے بھائیوں دونوں چیزیں ساتھ چلے گی ، کتنا بھی اچھا انسان ہو کتنا بھی برا انسان ہو ہر ایک پہ تکلیف بھی آتی ہے اور ہر ایک پہ حالات بھی آتے ہیں

کوئی آدمی دنیا میں ایسا نہیں ہوگا جس کے لیے پوری زندگی راحتیں ہوں گی ، اور کوئی ایسا بھی نہیں ہوگا جس پر زندگی بھر تکلیفیں رہیں گی

دنیا کے اندر ہر ایک پہ راحت اور تکلیفیں دونوں چیزیں آتی ہیں ، لیکن موت کے بعد پھر ایک چیز مقرر ہو جائے گی ، یا تو راحت ہوگی یا تو تکلیف ہوگی ، اور اگر موت کے بعد تکلیف ہوگئی تو پھر وہ تکلیف موت کے بعد ہی شروع ہوگی اور وہ تکلیف بڑھتی رہے گی اور اگر ایمان کے بغیر دنیا سے چلا گیا تو وہ تکلیف ہمیشہ کے لیے رہے گی

DA RUL UMMAH

اور میرے بھائیوں اگر موت کے بعد راحت مل گئی تو پھر وہ راحت مرنے کے وقت سے ہی شروع ہوگی ، فرشتوں کا استقبال ہوگا ، خوشخبریاں ہوں گی ، قبر کے اندر تین سوالوں کا جواب آسانی کے ساتھ دے گا اور قبر کے اندر جنت کی کھڑکی کھول دی جائے گی اور اس سے کہا جائے گا جیسے دلہن سوتی ہے اس طرح سے تو سو جا ، دن میں دو مرتبہ جگا کر اسے دکھایا جائے گا یہ تیرا ٹھکانہ ہے ، تو یہ اللہ کی مرضی پر چلنے والا آدمی ہوگا ، اور یہ کہے گا اے اللہ قیامت کو تو جلدی سے قائم کر دے تاکہ میں اس جنت میں داخل ہو جاؤں

اور میرے بزرگوں اور دوستوں جب قیامت کا دن آئے گا تو اس کے حساب کتاب میں آسانی کی جائے گی اور اس کے لیے اس دن کی مدت ایسی ہوگی جتنی دیر میں انسان چند رکعتیں ختم کرتا ہے اور اس کے بعد اس کو جنت میں داخل کیا جائے گا اور جب جنت میں داخل ہو جائے گا پھر وہاں کسی قسم کی کوئی تکلیف ہوگی ہی نہیں

اور میرے بھائیوں وہاں باغات مکانات بیویاں گھومنا اچھے کپڑے کھانا پینا اور اس سے بھی بڑی سعادت مندی کی بات اللہ تعالی کی زیارت کرنا ، اللہ تعالی سے ہم کلامی نصیب ہونا سب کچھ وہاں ملے گا اور نہ کبھی یہ جنت ختم ہوگی اور نہ کبھی یہ جنتی ختم ہوگا لیکن یہ سارا اس کے لیے رکھا گیا ہے جو اللہ کی مرضی پہ چلے گا

اور میرے بھائیوں اللہ کی مرضی پہ چلنے میں ایک مجاہدہ ہے ، اور اس مجاہدے کے لیے آدمی تیار ہو جائے ، اور وہ مجاہدہ کیا ہے کہ اللہ کے حکموں کے مطابق اور نبی علیہ السلام کے طریقوں کے اندر زندگی گزاریں گے ، اور میرے بھائیوں اپنی مرضی کا چھوڑنا ، اتنا آدمی برداشت کر لے، کہ اللہ کی مرضی پوری کرنے کے لیے اپنی مرضی کو چھوڑ دے

اور میرے بزرگوں اور دوستوں اپنی مرضی کو جب چھوڑے گا اور اللہ کی مرضی کو جب پورا کرے گا اسی کا نام ہے مجاہدہ ، اور اس مجاہدے پر پھر اللہ تعالی ہدایت کے دروازے کھولتے ہیں ، اور جب آدمی اس مجاہدے پر کھڑا ہوتا ہے تو پھر اللہ تعالی کی مدد اس کے ساتھ ہوتی ہے ،

DARUL UMMAH

میرے بھائیوں
زندگی بنانے کا فیصلہ اللہ پاک اس وقت کرتے ہے جب انسان کے اندر ایمان اور اعمال ہو ، اور زندگی اجاڑنے کا فیصلہ اللہ پاک اس وقت کرتے ہے جب انسان کے اندر ایمان بھی نہ ہو اور اعمال بھی خراب ہو
لیکن ایک بات یاد رکھے ایمان اور اعمال والوں کی جو زندگیاں اللہ بناتے ہے تو اس میں شروع کے اندر بہت مجاہدے کرنے پڑتے ہے اور وہ مجاہدہ کیا ہوتا ہے کہ اپنی مرضی کو قربان کرکے ایک اللہ کی مرضی کو پورا کرنا ، یہ مجاہدے کرنے کے بعد پھر اللہ پاک کی مدد آتی ہے اور انسان کی زندگی بنتی ہے
اور جو ایمان والے نہیں ہوتے ہے اعمال والے نہیں ہوتے ہے تو اللہ پاک ان کی زندگی ایک دم سے نہیں اجاڑتے ہے بلکہ ان کو موت تک کا موقع دیتے ہے ، اور اگر غلط آدمی کی زندگی اللہ پاک ایک دم سے اجاڑنے پے آجائے تو دنیا میں کوئی باقی اور زندہ نہیں رہ سکتا ، لیکن اللہ پاک ایسا نہیں کرتے ہے ، کتنا ہی آدمی غلط کام کرے ، کتنا ہی آدمی خراب کام کرے ، لیکن اللہ پاک اس کی زندگی کو ایک دم سے نہیں اجاڑتے ، بلکہ اللہ پاک اس کو بہت موقع دیتا ہے ، اور موت کے دم تک موقع دیتا ہے ، اور سیدھی راہ پر لانے کی ترتیبیں اللہ پاک قائم کرتے ہے ، اور اس پر تکلیفیں ڈالتے ہے تاکہ گڑگڑا کر اللہ پاک کی طرف متوجہ ہوجائے ، یا اس کے لئے راحتیں لاتے ہے تاکہ شکر کے ذریعہ سے اللہ پاک کی طرف متوجہ ہو جائے ، اور اللہ پاک اس کے پاس اپنے سمجھانے والوں کو بھیجتے ہے ، جب تک نبیوں کا زمانہ تھا تو انبیاء کرام تکلیفیں اٹھا اٹھا کر ان غلط لوگوں کو سمجھاتے تھے اور جب انبیاء کا آنا بند ہوا ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی آئے اور آپ کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہیں آئے گا ، تو پوری دنیا کے اندر صحیح بات کا لوگوں تک پہنچانا اور لوگوں کو سمجھانا اب یہ کام کون کرے گا تو اس کے لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سوا لاکھ صحابہ کا مجمع تیار کیا اور ان کو نمونہ بنایا ، اور اب قیامت تک آنے والے انسان اس مجمع کو سامنے رکھ کر ان کی ترتیب پر چل کر دنیا کے کونے کونے میں جاکر لوگوں کو سمجھائے اور اللہ کے دین اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقوں کو زندہ کرے

DA RUL UMMAH

ہاں کہ اگر یہ مالدار ہے تو اللہ کی مرضی کیا ہے ، اگر یہ غریب ہے تو اللہ کی مرضی کیا ہے ، ماں باپ کے بارے میں اللہ کی مرضی کیا ، بچوں کے بارے میں اللہ کی مرضی کیا ، بیوی کے بارے میں اللہ کی مرضی کیا ، شوہر کے بارے میں اللہ کی مرضی کیا ،

بس اس کو یہ ٹھان لیں اپنی مرضی کو چھوڑ دے ، اور اللہ کی مرضی کو پورا کریں ، اللہ تعالی یہ بتانا چاہتے ہیں کہ میرے بندے جب تو مجھے راضی کرے گا تو میں بھی تم کو راضی کروں گا ،

جیسے ایک انسان بیس سال کالج میں لگاتا ہے وہ اس لیے تاکہ آنے والے وقت میں روزگار ملے راحت ملے اور آنے والے راحتوں کے لیے وہ آج موجودہ دور کے اندر تکلیفیں اٹھا رہا ہے ، اور موجودہ زمانے کی تکلیفوں کو برداشت کرتا ہے تاکہ آنے والی راحت اس کو ملے

اب جو بات میں آپ لوگوں کو بتانا چاہتا ہوں وہ آپ لوگ غور سے سنیں

میرے بزرگوں اور دوستوں

دنیا کی زندگی ہم نے ویسے بھی گزارنی ہے ، چاہے راحت کے ساتھ گزرے چاہے تکلیفوں کے ساتھ گزرے ، لیکن موت کے بعد ہماری جو آنے والی زندگی ہے اس میں ہمیں راحتیں ملنی چاہیے

اور وہ راحتیں کس کو ملیں گی جو اللہ کی مرضی کے مطابق زندگی گزاریں گے ، جو اللہ کی مرضی کو پورا کریں گے اس لیے صحابہ رضی اللہ تعالی عنہما اجمعین کو جنت کی بشارت دی گئی کہ انہوں نے اس زندگی میں اللہ کی مرضی کو پورا کیا ، اور اللہ بھی ان سے راضی ہو گئے اور مرنے کے بعد ان کو راحتیں نصیب ہوئی

اسی لیے انہیں رضی اللہ تعالی عنہ ورضو عنہ کا لقب ملا

تو میرے بھائی اب اللہ کی مرضی والا راستہ جس میں اپنی مرضی کو قربان کرنا ہے ، وہ راستہ کیا ہے ، کہ اللہ کی مرضی والا راستہ کیا ہے ، جس پر اللہ راضی ہو جائیں گے

DA RUL UMMAH

تو میرے بھائیو دو باتیں یاد رکھیں ایک تو ایمان والا راستہ اور دوسرا اعمالوں والا راستہ دل کے اندر کا یقین اور ایمان مضبوط ہو اور دوسرا اعمال اچھے ہو ، ہاں یہ دو باتیں اور اگر اعمال اچھے بنانے ہیں تو اس وقت تک نہیں بن سکتے جب تک کہ اللہ کے حکم کے مطابق نہ ہو اور رسول ﷺ کے طریقے کے مطابق نہ ہو ،

اگر کھانا اللہ کے حکم کے مطابق ہو اور نبی ﷺ کے طریقوں کے مطابق ہو تو یہ بھی اچھا عمل بن جائے گا اور اس کا اجر اللہ تعالی قیامت کے دن عطا فرمائیں گے

اسی طرح کاروبار کرنا شادی کرنا ، جیسے نماز پڑھنا اچھا عمل بنتا ہے، روزہ رکھنا اچھا عمل بنتا ہے ، اسی طرح استنجا کرنا شادی کرنا مکان بنانا یہ بھی اچھا عمل بنے گا ، لیکن کب بنے گا جب اللہ کے حکموں کے مطابق ہو اور نبی ﷺ کے طریقوں کے مطابق ہوں ،

اور میرے بھائیوں اچھا عمل بننے کے لیے اور اس کے قبول ہونے کے لئے سب سے پہلے جو شرط ہے وہ ایمان ہے

میرے بزرگوں اور دوستوں

ایمان اتنی بڑی دولت ہیں ، کہ اگر اس کا ایک ذرہ لے کر آدمی اس دنیا سے چلا گیا تو اسے کبھی نہ کبھی جنت میں جانا طے ہے ، مرنے کے وقت اگر اس ایمان کا ایک ذرا اس کے دل میں ہے تو کبھی نہ کبھی یہ آدمی ضرور جنت میں جائے گا ، اگر اس نے گناہ کے کام کیے ہیں یا تو ان گناہوں کی سزا بھگت کر جنت میں جائے گا ، یا تو اللہ تعالی اسے سزا نہ دے تو یہی ایمان اسے جنت میں داخل کرے گا کیونکہ اللہ تعالی قادر مطلق ہے ، وہ جسے چاہے معاف کرے وہ جسے چاہے عذاب دے اسے کوئی روکنے والا نہیں ، یا یہ بھی ہو سکتا ہے کسی کی سفارش سے اللہ تعالی جنت میں داخل کرے یا اپنے فضل سے اللہ تعالی معاف کرے ، لیکن جنت میں جانا اس ادمی کا بالکل طے ہے جس کے دل میں ذرا برابر بھی ایمان ہوگا ، یہ اللہ کا وعدہ ہے

میرے بزرگوں اور دوستوں ایمان بہت ہی قیمتی چیز ہے لیکن مرنے کے وقت میں ایمان باقی رہے ، وہ کیسے رہے گا ، وہ اس طرح رہے گا کہ زندگی بھر انسان ایمان کی محنت کرتا رہے ، اور نیک اعمالوں کی محنت کرتا رہے ، اس سے ایمان محفوظ رہے

DA RUL UMMAH

اور میرے محترم بھائیوں بزرگوں اور دوستوں
اگر آپ قران میں دیکھیں گے تو اللہ تعالی نے جتنے بھی اعمال پر وعدے کیے ہے وہ ایمان کی شرط پے کیے ہے
کہ فرمایا نماز پر کامیابی کا وعدہ
ذکر پر دلوں کے اطمینان کا وعدہ
روزے پر تقوی کا وعدہ
اور جب انسان کے اندر تقوی آئے گا تو اللہ تعالی روزی وہاں سے عطا کرے گا جہاں سے انسان کو وہم و گمان بھی نہیں ہوگا ، اور اللہ تعالی راستوں کو آسان کرے گا اور دشواریوں کو ختم کرے گا ، اور اللہ پاک برکتیں عطا فرمائے گا ، ہاں کیونکہ تقوی پر اللہ تعالی نے برکتوں کا وعدہ کیا ہے ، اور اسی طرح سے تقوے پر اللہ تعالی کی مدد کا وعدہ ہے ، اللہ تعالی کی نصرت کا وعدہ ہے ، یہ جتنے بھی وعدے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اعمالوں پر بتایئے یہ سارے کے سارے ایمان کی شرط کے ساتھ ہے ، اگر ایمان ہے تو اعمال کی قیمت اور اگر ایمان نہیں ہے تو پھر قیامت میں اعمالوں کی کوئی قیمت نہیں ملے گی
ہاں میرے بھائیوں
ایمان پر اللہ نے وعدے کیے ہے اور اللہ کبھی وعدہ خلافی نہیں کرتے ، فرمایا ان اللہ لا یخلف المیعاد ، اللہ وعدہ خلافی نہیں کرتے ، اللہ سے زیادہ سچ بولنے والا کوئی نہیں ، اللہ سے زیادہ سچی بات کرنے والا کوئی نہیں ، اللہ پاک بڑے قادر اور مطلق ہے ، اللہ پاک بڑے طاقت والے ہے ، اللہ پاک بڑے خزانے والے ہے ، ان کے خزانے بے شمار ، ان کی طاقت بے شمار ، جتنے وعدے بھی اللہ نے کیے ہے یہ سارے کے سارے وعدے اپنی طاقت سے پورے کرے گے اور اپنے خزانوں سے عطا کرے گے اور اللہ ایسے طاقت والے ہے کہ زمین آسماں چاند اور سورج بنایا اور کسی کا سہارا نہیں لیا ، اور اکیلے میں بنایا ، اسی طرح اللہ تعالی انسانوں سے چیزوں پر محنت کرواتے ہے اور پھر اپنی قدرت سے اس کا نتیجہ نکالتے ہے ، لیکن کرنے والی ذات صرف ایک اللہ کی ہے

DA RUL UMMAH

میاں بیوی کا ملنا ایک سبب ہے ، اور ماں کے پیٹ میں بچے کا بنانا یہ کام اللہ کا ہے ، روزانہ تقریبا دو لاکھ سوا ہزار بچے دنیا کے اندر پیدا ہوتے ہے ، اور اللہ ایسے قادر مطلق ہے

کہ ایک ہی وقت میں ان سارے بچوں کو ان کی ماؤں کی پیٹ میں ایک ہی وقت کے اندر بناتے ہے

کروڑوں ماؤں جانوروں کی پیٹ میں اللہ ایک ہی وقت میں کروڑوں بچے بناتے ہے

کروڑوں مربوں زمین کے اندر ایک ہی وقت میں اللہ پاک کروڑوں پودے نکالتے ہے

کروڑوں انڈوں میں سے اللہ پاک ہی وقت میں کروڑوں جانیں نکالتے ہے

دنیا کے اندر جتنی بھی پھیلی ہوئی چیزیں ہے یہ سپ اللہ پاک نے اپنی قدرت سے بنائی ہے اور بنانے کے بعد بھی پھر یہ ساری چیزیں اللہ کے قابو سے باہر نہیں نکلی ، بلکہ یہ ساری چیزیں اللہ ہی کے قابو میں ہے

اور میرے بھائیوں

ان چیزوں سے اگر اللہ نے زندگی بنانے کا فیصلہ کیا تو زندگیاں بن جائے گی اور اگر ان ہی چیزوں سے اللہ نے زندگی اجاڑنے کا فیصلہ کیا تو زندگیاں اجڑ جائے گی

ابراھیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا گیا حالانکہ آگ اجاڑنے والی چیز ہے لیکن آگ ابراھیم علیہ السلام کے لئے گلزار بن گئی

اسمائیل علیہ السلام کے گلے پے چھری رکھی گئی حالانکہ چھری اجاڑنے والی چیز ہے لیکن ان کی بھی زندگی بن گئی

اسی طرح میرے بزرگوں اور دوستوں

جہاں پر زندگیوں کا بننا دکھائی دیتا ہے وہاں اگر اللہ زندگی اجاڑنے پر آئے تو زندگی اجڑ جائے گی ، جیسے قاروں فرعون ہامان ، ملک مال کے نقشے میں زندگی کا بننا دکھائی دیتا ہے ، لیکن اللہ نے اجاڑنے کا فیصلہ کیا ، تو اسی ملک اور مال کی وجہ سے اللہ پاک نے قاروں اور فرعون کی زندگی کو اجاڑ دیا

DARUL UMMAH

تو میرے بھائیوں مین کیا کہہ رہا تھا ، ہاں یاد آیا کہ غلط کام کرنے والے لوگوں کی اللہ پاک ایک دم سے زندگی نہیں اجاڑتے ہے بلکہ اللہ پاک پہلے ان کی طرف اپنے نیک بندوں کو بھیجتے ہے اور وہ نیک بندے ان کو سمجھاتے ہے تاکہ وہ سیدھی راہ پے آئے ، اللہ پاک ان کو موقعے دیتے ہے ، لیکن موقع دینے کے بعد اور سمجھانے والوں کے سمجھانے کے باوجود اگر انسان اپنی مرضی پر رہا اور اپنی ضد پر رہا اور اللہ کی نافرمانی کرتا رہا ، پھر جب اللہ پاک کی طرف سے پکڑ آتی ہے تو پھر دنیا کی بڑی سے بڑی طاقتیں اللہ کی پکڑ سے بچا نہیں سکتی

میرے دوستوں

پھر سے یہ بات عرض کرتا ہو اور پورے دھیان سے سنے کہ جب بندہ غلط کام کرتا ہے تو اللہ کی پکڑ فورا نہیں آتی ہے بلکہ اللہ پاک موقعے دیتا ہے ، کیونکہ اللہ معاف کرنے والا ہے ، رحم والا ہے ، اللہ پاک موقع دیتا ہے کہ نوح علیہ السلام کی قوم کو ساڑھے نو سو سال موقع دیا ، فرعوں کو لمبی مدت تک موقع دیا ، اسی طرح کیسر اور کسرا کو موقع دیا ، کارون کو موقع دیا ، لیکن موقع دینے کے باوجود جب انسان اپنی مرضی پر ہی چلتا رہے گا ، اللہ کی نافرمانی کرتا رہے گا ، اللہ نے موقع دیا پھر بھی اپنے آپ کو نہیں بدلا ، تو پھر جب اللہ کی پکڑ آتی ہے تو دنیا کی ساری طاقتیں مل کر بھی پھر اس کو اللہ کے عذاب سے نہیں بچا سکتی

ہاں میرے بھائیوں

فرعون پر اللہ پاک کا عذاب آیا پانی کے اندر غرق ہوا اور پورا لشکر اس کے ساتھ تھا لیکن اس کا لشکر اس کو اللہ کے عذاب سے بچا نہ سکا

قارون پر اللہ پاک کا عذاب آیا زمیں کے اندر دھنس گیا لیکن اس کا مال اس کو بچا نہ سکا ، موقع دینے کے بعد بھی انسان اپنے آپ کو نہ بدلے تو پھر کوئی طاقت اللہ کی پکڑ سے بچا نہیں سکے گی ،

ہاں میرے بھائیوں میں تو یہاں تک کہتا ہو اگر یہ بات بھی کہی جائے تو غلط نہیں ہو سکتی کہ جب اللہ پاک کی پکڑ آتی ہے تو دنیا کی طاقتیں کیا روحانی طاقتیں بھی انسان کو نہیں بچا سکے گی ،

DA RUL UMMAH

نوح علیہ السلام کے پاس روحانی طاقت تھی لیکن جب اللہ کی پکڑ اس کے بیٹے پے آئی تو اپنے بیٹے کو بھی اللہ کی پکڑ سے نہ بچا سکا
ابراھیم علیہ السلام اپنے باپ کو بچا نہ سکے
اللہ تعالی نے قرآن میں نوح علیہ السلام کو فرمایا کہ اے نوح اپنی قوم کو سمجھاؤں ہماری پکڑ آنے سے پہلے ، ساڑھے نو سو سال سمجھایا ، لیکن پھر جب اللہ کی پکڑ آئی پھر قوم کو کیا بچاتے خود اپنے بیٹے کو اللہ کی پکڑ سے بچا نہیں پائے
تو میرے دوستوں
یہ بات ہم اپنے دماغ میں بٹھائے اور اپنے ذہنوں میں فٹ کرے کہ اللہ کی پکڑ آنے سے پہلے پہلے ہم اپنی مرضی کو قربان کرکے اللہ کی مرضی کو پورا کرے، اسی لئے دین کی محنت ہمیں اللہ کی پکڑ سے بچائے گی ، جو محنت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور نوح علیہ السلام نے اور تمام انبیاء نے کی ، اس کے بعد صحابہ نے اس کے بعد تابعین نے اس کے بعد تبع تابعین نے اور ہمارے بزرگوں نے کی
میرے بھائیوں
نوح علیہ السلام کی قوم پر عذاب کیوں آیا کیونکہ انہوں نے نوح علیہ السلام کی بات نہیں مانی تھی ، حالانکہ نوح علیہ السلام کی نیت یہ تھی کہ میری قوم اللہ کی بات کو مانے ، اس کی وحدانیت کو تسلیم کرے ، اور بہت فکروں کے ساتھ اپنی قوم کو دن رات سمجھاتے تھے ، اسی لئے آج جو دنیا کے اندر دین کی محنت ہوتی ہے یہ بھی فکروں کے ساتھ ہونی چاہیے اور ہماری یہی نیت ہو کہ ہر ایک بندہ اللہ کے حکموں پے کھڑا ہوجائے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقوں پے کھڑا ہوجائے ، تاکہ ہم کامیاب ہوجائے ، لیکن سب لوگ کامیاب اسی وقت ہوگے جب اللہ پاک کے ساتھ ہمارا تعلق جڑے گا ، اللہ کی ذات کا یقین آئے گا ، اور ہمارے اعمال بھی اچھے ہوجائے گے ، تب ہم کامیاب ہوجائے گے
اور میرے بزرگوں اور دوستوں
تو اب پوری دنیا کے لوگ اللہ کے وعدوں پر یقین کرکے اپنے اعمالوں کو اچھا کیسے کرے گے تو اس کے لئے ہمیں صحابہ کی زندگیوں کو دیکھنا ہے

DA RUL UMMAH

اور ان کی پاکیزہ زندگیوں کو دیکھ کر لوگ جوگ در جوگ اسلام کے اندر داخل ہوئے ، اور آج کے زمانے میں پوری دنیا کے اندر بسنے والے لوگ اگر ان صحابہ کی ایمان کی طاقت کو دیکھے گے ، اور ان کے اعمالوں کو دیکھے گے تو ہمارا رخ اللہ کی طرف ہوگا، اور ہمارا ایمان بھی مضبوط ہوگا

ہاں میرے بھائیوں

ایمان کی طاقت پر اللہ تعالی نے بہت بڑے بڑے وعدے رکھے ہے ، ہاں ، جنت دینے کا وعدہ ہے اور وہاں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے راحت ہوگی ، اور دنیا کے اندر بھی بہت سارے وعدے اللہ پاک نے اس ایمان پر رکھے ہے ایک وعدہ کامیابی کا ہے ، فرمایا قد افلح المومنون الذین ھم فی صلاتھم خاشعون ، اعمال بعد میں بتائے پہلے ایمان کا ذکر کیا ، کہ ایمان پر کامیابی کا وعدہ ہے ، ایمان پر سربلندی کا وعدہ ، ایمان پر عزت کا وعدہ ، عزت اللہ پاک کی طرف سے آتی ہے اور رسول کے راستے سے چلتی ہے اور ایمان والوں کو عطا کی جاتی ہے ، ایمان پر مدد کا وعدہ ، فرمایا ہم اپنے رسولوں کی مدد کرتے ہے اور ہم ایمان والوں کی بھی مدد کرتے ہے اور فرمایا دنیا میں بھی مدد کرے گے اور آخرت میں بھی مدد کرے گے ، اور پریشانیوں سے نجات کا وعدہ فرمایا ایمان والوں کو ہم نجات دے گے ، اور مصیبتوں کو دور کرنے کا وعدہ ، اور اللہ کے بہت بڑے فضل کا وعدہ ، اور ایک وعدہ یہ بھی فرمایا کہ اللہ کی طاقت ایمان والوں کے ساتھ ہوتی ہے

تو میرے بھائیوں یہ سارے وعدے اللہ نے ایمان پر رکھے ہے اور جب ایمان طاقت والا ہوگا تو اعمال بھی اچھے ہوگے ، اور یہ ایمان اور اعمال اگر مردوں اور عورتوں میں بھی ہو ، بوڑھے بچوں میں بھی ہو ، غریبوں اور مالداروں میں بھی ہو ، تو اللہ راضی ہوکر ایک کام تو یہ کرے گے کہ طاقت حمایت میں آجائے گی

اور دوسری بات یہ ہوگی کہ اللہ کی نعمتوں کے جو خزانے ہے ان سے ہمارا تعلق ہوجانے کے بعد اللہ پاک برکتوں والا معاملہ فرمائے گے

اور جب ایمان اور اعمال والی لائن چلے گی پھر ایک بات آپ میری سن لے جو ہماری اپنی ظاہری ترتیب ہے اسے ہمیں آگے پیچھے کرنا پڑے گا

DA-RUL-UMMAH

ہاں میرے بھائی تو میں یہ کہہ رہا تھا کہ جب ایمان اور اعمال والی لائن پر ہم اور آپ آئے گے تو اپنی جو ظاہری ترتیب ہے ، کمانے کی ، کھانے کی ، گھروں کے اندر رہنے کی ، یہ جتنی بھی ظاہری ترتیب ہے اس کو آگے پیچھے کرنا پڑے گا ، کیونکہ اللہ کے حکم کے مقابلے میں ہم اپنی ظاہری ترتیب کی پرواہ نہیں کرے گے ، یہ ہمیں کرنا پڑے گا ، تو پھر اللہ پاک کا غیبی نظام چلے گا ، اور پھر غیبی نظام سے اللہ پاک ضرورتوں کو پورا کرے گا ، اور غیبی نظام سے اللہ پریشانیوں کو ختم کرے گا ، اور غیبی نظام سے اللہ اپنے دین کو پھیلائے گا ، اور اس میں دین کے کام کرنے والوں کو استعمال کرے گا ، ہاں یہ اللہ کرے گا غیبی طریقے پر

جو یہ ظاہری ترتیب ہے اس میں سیدھی اور صاف بات یہ ہے کہ اللہ پاک پورے عالم کا رب ہے ، اور ظاہری ترتیب میں تو اللہ پاک کا معاملہ عام طور پر سب کے ساتھ برابر برابر کا ہے ، کتنا ہی خراب آدمی ہو اور کتنا ہی بگڑا ہوا انسان ہو اگر وہ بھی دودھ والے جانور پالے گا تو وہ جانور اس کو دودھ دے گے ، اگر وہ بھی کھیت میں کام کرے گا تو اس کو بھی کھیت فائدہ دے گا ، دین دار آدمی دکان پے جائے اس دکان کے ذریعہ سے اس کو فائدہ ہوگا اور بےدین آدمی دکان پے جائے تو اس دکان کے ذریعہ سے اسے بھی فائدہ ہوگا ، ،اور ظاہری ترتیب کے اندر جو تکلیف پہنچانے والی چیز ہے اس سے دین دار کو بھی تکلیف ہوگی اور بےدین کو بھی تکلیف ہوگی ، اگر کسی دین دار آدمی پر پتھر مارا جائے تو اسے بھی تکلیف ہوگی اور اگر یہی پتھر کسی بےدین پر مارا جائے تو اسے بھی تکلیف ہوگی ،

تو ظاہری ترتیب میں تو اللہ پاک عام طور پر ہر ایک کے ساتھ برابری والا معاملہ عطا فرماتے ہے

البتہ میرے بھائیوں جو ایمان اور اعمال والے ہوتے ہے وہ اپنی ظاہری ترتیبوں کو آگے پیچھے کرتے ہے تو اس میں ان کو تھوڑی تکلیفیں آتی ہے، جیسے پیٹ پر پتھر کا باندھنا ، دانتوں سے پتوں کا چبانا ، تو ظاہری ترتیبوں کو مجاہدوں کے ساتھ اگر انسان اللہ کے حکموں کو پورا کرے گا تو پھر اللہ تعالی غیب کے خزانوں سے مدد عطا فرمائے گے

DA-RUL-UMMAH

ہاں میرے بھائیوں غیبی مدد ہوگی ضرورتیں پوری ہو جائے گی ، پریشانیاں دور ہو گی ، اور اللہ کا دین پھیلے گا ، ان تینوں چیزیں میں پھر اللہ پاک غیبی مدد کرے گے ، اور جو غیبی طریقہ ہوتا ہے وہ دکھائی نہیں دیتا ہے ، پھر جب سامنے آتا ہے تو دکھائی دیتا ہے

جیسے بنی اسرائیل قوم تھی ، بلکل کمزور ، اور فرعوں ان پر ظلم کرتا تھا ، لیکن انہوں نے موسی علیہ السلام کی تربیت میں ایمان اور اعمال والا راستہ اختیار کیا ، اس راستے کے اختیار کرنے میں ان کی پریشانیوں کی جو ظاہری ترتیب تھی وہ بہت آگے پیچھے ہوئی ، ضرورتوں کی جو ظاہری ترتیب تھی وہ بھی آگے پیچھے ہوئی ، لیکن انہوں نے اللہ کے حکم کو نہیں توڑا ، ایمان اور اعمال والی لائن کو نہیں چھوڑا ، پھر اللہ پاک کی غیبی مدد آگئی

اللہ پاک نے موسی علیہ السلام کے ذریعے بنی اسرائیل سے یہ ارشاد فرمایا کہ میرے ان بندوں کو اپنے ساتھ لو اور مصر سے نکل جاؤں ، حالانکہ مصر کے اندر ہی اس وقت ان کا کاروبار تھا، کماتے تھے ، پھر کھاتے تھے ، لیکن اللہ کا حکم آیا کہ مصر کو چھوڑ دو اور میرے بندوں کو لے کر نکل جاؤں ، اور جب اللہ کے اس حکم کو پورا کرتے ہے تو اپنی ظاہری ترتیب آگے پیچھے ہوتی ہے ، کھانے کی کمانے کی ، اور پریشانی جو فرعون کی طرف سے تھی وہ بھی بڑھ گئی کیونکہ وہ پیچھے پڑا تھا ، تو پریشانی بھی ظاہر میں بڑھ گئی ، لیکن حکم اللہ کا نہیں توڑا ، تو نکل گئے ، اور پیچھے سے فرعون اور وہ اپنا لشکر بھی لے کر آیا ، اور سامنے سے سمندر ، کھانے کمانے کی کاروبار کی ظاہری ترتیبیں چھوٹ گئی اور اللہ آگے مجاہدہ بھی ، کہ سامنے سمندر اور پیچھے فرعون اور اس کا لشکر ، اور انہوں نے موسی علیہ السلام سے کہاں کہ حضرت ہم تو پکڑے گئے ، لیکن اللہ کا غیبی مدد کا وعدہ تھا کہ ڈرنا مت کہ کہی تجھے فرعوں پکڑ نہ لے ، اور دوسری بھی کسی بات سے مت ڈرنا ، یہ اللہ کا غیبی وعدہ تھا

تو اس وعدے پر حضرت موسی علیہ السلام نے بنی اسرائیل سے فرمایا ہر گز وہ بات نہیں جو تم کہہ رہے ہو ، ہمارے ساتھ ہمارے اللہ کی غیبی مدد کے وعدے ہے ،

DARUL JUMMAH

ظاہر میں آگے سمندر تھا اور پیچھے فرعون تھا ، لیکن اللہ پاک نے سمندر میں بارہ راستے کر دیے ، اور بنی اسرائیل اس میں سے پار ہوگئے ، اور جب انہی راستوں کے اندر فرعون آیا تو اللہ پاک نے انہی راستوں سے فرعون کو غرق کیا ، اور جو بہت بڑی پریشانی فرعون کی طرف سے تھی اس سے اللہ پاک نے بنی اسرائیل کو بچایا اور نجات دی

تو یہ غیبی مدد اللہ کی موسی علیہ السلام اور اس کی قوم کے ساتھ تھی ، لیکن کب جب اپنی ظاہری ترتیب کو آگے پیچھے کرکے مجاہدوں کے ساتھ اللہ کے حکم کو پورا کیا ، پھر غیبی طریقے سے اللہ نے ان کو بچا لیا ، اور اللہ پاک نے غیبی طریقے سے ان کی ضرورتوں کو بھی پورا کیا ، کہ مصر کے اندر جتنے محلات ، باغات ، مکانات وہ سارے کے سارے ان بنی اسرائیل کے حوالے کر دیے

میرے بزرگوں اور دوستوں

اللہ کے حکموں کو پورا کرو ، اپنی ظاہری ترتیب کو قربان کرو، اور مجاہدہ برداشت کرو ، پھر اللہ پاک کی غیبی مدد آکر ضرورتیں بھی پوری ہوجائے گی اور پریشانی بھی ختم ہوگی اور غیبی طریقے پر اللہ اپنے دین کو بھی پھیلائے گے

فرعوں نے جادوگروں کو لایا تھا وہ موسی علیہ السلام کے مقابلے میں کھڑے ہوئے لیکن جب انہوں نے موسی علیہ السلام کا معجزا دیکھا ، تو ان جادوگروں نے کلمہ پڑھ لیا ، اور ان کو دیکھ کر چھ لاکھ کا جو وہاں مجمع تھا ان سب نے بھی کلمہ پڑھ لیا ، تو غیبی طریقے پر اللہ نے اپنے دین کو بھی پھیلایا

اور میرے بھائیوں فرعون کے مرجانے کے بعد بنی اسرائیل کی نسل کے اندر ہزاروں کی تعداد میں نبی آئے اور ان کے ہاتھوں اللہ کا دین پھیلا

تو میرے بزرگوں اور دوستوں ضرورتوں کا پورا ہونا ، پریشانیوں کا دور ہونا اور دین کا پھیلنا ، یہ تینوں باتیں اللہ نے اپنے غیبی نظام سے پورے کئے

اور یہی بنی اسرائیل کہ جب فرعون ڈوب چکا اس کے بعد ان پر ایک دوسرا حکم آیا کہ یہ لوگ اصل میں شام کے رہنے والے تھے اور یہ مصر ان کا اصلی وطن نہیں تھا ، اب اللہ کی طرف سے حکم آیا اب بیت المقدس فلسطین کی طرف روانہ ہوجاؤں ،

DA RUL UMMAH

کہ وہاں کے لوگ خراب ہوچکے ہے ، اللہ سے دور ہوئے ہے ، شرکش ہوئے ہے ، اب وہاں جاکر اللہ کے دین کی دعوت دو ، اور لوگوں کا تعلق اللہ کے ساتھ جوڑو اور موسی علیہ السلام کی رہبری میں جب یہ لوگ وہاں گئے ، لیکن وہاں جانے کے بعد انہوں نے دیکھا کہ وہاں تو بڑے بڑے قد کے آدمی ، بہادر آدمی ، پہلوان لوگ موجود ہے ، تو موسی علیہ السلام نے اللہ کا وعدہ یاد دلایا اور کہاں تم داخل ہوجاؤں اس شہر میں اللہ کی مدد ضرور آئے گی

لیکن میرے بزرگوں اور دوستوں یہاں پر ان سے یہ غلطی ہوئی کہ انہوں نے ظاہری ترتیب کو دیکھا ، لیکن اللہ کے وعدے کو نہیں دیکھا ، اور ظاہری ترتیب یہ تھی کہ اتنے بڑے بڑے پہلوانوں سے اگر ہم مقابلہ کرے گے تو یہ ہمیں مار دے گے ، تو یہ لوگ ظاہری ترتیب دیکھ کر پریشان ہوئے اور اللہ کے حکم کو چھوڑ دیا ، اور انہوں حضرت موسی علیہ السلام سے کہاں کہ اے موسی آپ اور آپ کے پروردگار کو جو کرنا ہے کرو ، لیکن ہم تو یہاں سے واپس جائے گے ،

اس سے پہلے جب فرعون پیچھے پڑا تھا وہاں پر ظاہری ترتیب کو ان لوگوں نے چھوڑا تھا اور اللہ کے حکم کو پورا کیا تھا وہاں پر اللہ کی مدد آئی تھی کہ اللہ پاک نے فرعون کو پانی میں غرق کیا

لیکن یہاں پر انہوں نے ظاہری ترتیب کو دیکھ کر اللہ کے حکم کو چھوڑا اور واپس چلے گئے

اور میرے بھائیوں جب بندہ ظاہری ترتیب کو دیکھ کر اللہ کے حکم کو چھوڑتا ہے تو پھر انہی ظاہری ترتیب میں رہ کر آدمی پریشانیوں کا شکار ہوتا ہے اور ضرورتوں کے پورا ہونے میں رکاوٹیں آتی ہے اور دین کا پھیلنا بھی بند ہوتا ہے ، ہاں یہ تین نقصان ہوتے ہے

تو ان لوگوں نے اللہ کے حکم کو چھوڑا اور موسی علیہ السلام سے کہاں ہم واپس جائے گے

اور جب یہ لوگ واپس نکلے تو وہ راستہ جو چند دنوں میں طے ہوتا ، تو اسی راستے پران کو چالیس سال لگ گئے ، اور مصر بھی نہیں پہنچ سکے

DARUL UMMAH

دماغ میں کیا تھا کہ فرعون تو گیا اب مزے سے وہاں رہے گے ان پہلوانوں سے کون مقابلہ کرے گا لیکن یہ نہیں دیکھا ان لوگوں نے کہ کرتا دھرتا جو اللہ ہے اس کا حکم چھوٹنے کے بعد اگر اس کا فیصلہ پریشانیوں کا آئے گا تو وہ ہمیں مصر میں راحت کیسے دے گا

ہاں میرے بھائیوں

جب اللہ کا حکم چھوٹا تو جو سفر چند دنوں میں طے ہوتا اسی راستے پر چالیس سال گومتے رہے یہ لوگ ، مصر تک بھی نہیں پہنچ سکے یہ لوگ

کیونکہ موسی اور ہارون علیہ السلام ان کے ساتھ تھے ان کی تربیت کے لئے اور یہ سارے کے سارے لوگ بطور سزا کے لئے تھے تو انہی نبیوں کی برکت سے اللہ تعالی نے ان کی غیبی مدد فرمائی ، من اور سلوی عطا کیا ، اور پتھر میں سے بارہ چشمے نکلے ، لیکن مصر لوٹ نہ سکے

اور سارے کے ساروں کی موت اسی میدان کے اندر آئی اسی میدان کے اندر ان کے بچے بھی پیدا ہوئے اور وہ بچے بڑے بھی ہوئے ، لیکن چالیس سال کے اندر اندر یہ سارا کا سارا مجمع اسی میدان میں مر گیا اور ان کی قبریں بھی وہی بنی ، ہاں لیکن مصر تک نہیں پہنچ سکے ،

اور حضرت موسی اور ہاروں علیہ السلام کی موت کا وقت جب قریب آیا اسی میدان کےاندر تو وہ بھی اللہ کو پیارے ہوگئے

اور میرے بھائیوں بعد میں انہی کی اولادیں حضرت یوشی علیہ السلام کے ساتھ اسی جگہ جاکر انہوں نے اس ملک کو فتح کیا اور وہاں پر دین کی فضاؤں کو قائم کیا

تو میرے بھائیوں

چالیس سال کی تاخیر اسی لئے ہوئی تھی کہ انہوں نے ظاہری ترتیب کو دیکھا لیکن اللہ کے حکم کو نہیں دیکھا تھا

بات میری سمجھ آرہی آپ لوگوں کو ، بات کو دھیان سے سنو ، اور اپنی دعوت میں لاؤ ، جو بات دعوت میں آئے گی اس پر یقین آئے گا، اور جب یقین آئے گا تو عمل آسان ہوجائے گی

DARUL UMMAH

تو میرے بزرگوں اور دوستوں اگر ہم ایمان اور اعمال والے حکم کو دیکھ کر چلے گے ، اور اس میں ہمیں خالی اتنا مجاہدہ کرنا ہے کہ اپنی ظاہری ترتیب کو آگے پیچھے کرکے اللہ کے حکم کو پورا کرنا ہے ، تو آج بھی اللہ پاک ہماری ضرورتوں کو غیبی طریقے سے پورا کرے گے ، اور پریشانیوں کو غیبی طریقوں سے دور کرےگے ، اور غیبی طریقے سے اللہ پاک اپنے دین کو پھیلائے گے

اللہ پاک ہم سب کو سننے کے ساتھ ساتھ عمل کی توفیق عطا فرمائے
وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

DA RUL UMMAH

طالب دعا
ریحان

خطبات دار لامہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنفُسَنَا وَإِن لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ

رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلَاةِ وَمِن ذُرِّيَّتِي رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاء

رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَقُومُ الْحِسَابُ

رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّن لِّسَانِي يَفْقَهُوا قَوْلِي

رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُونَ

رَبَّنَا وَأَدْخِلْهُمْ جَنَّاتِ عَدْنٍ الَّتِي وَعَدتَّهُم وَمَن صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

رَبَّنَا وَآتِنَا مَا وَعَدتَّنَا عَلَى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ

رَّبَّنَا إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِي لِلْإِيمَانِ أَنْ آمِنُوا بِرَبِّكُمْ فَآمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْأَبْرَارِ

و صلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد وعلی الہ واصحابہ اجمعین

طالب دعا

محترم ریحان صاحب

DA NUL UMMAH